(جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں)

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلوٰتِھِمْ خَاشِعُوْنَ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

کہ دریں آوانِ فرحت توامان بہر ناقدانِ حقیقت و مجاز و سالکانِ بلند پرواز این تحفہ مخزن البرکات

المسمّٰی بہ رسالہ

روحُ الصّلوٰۃ

من تصنیفِ انیف

مقصدر اسرار شریعت و طریقت، مظہر انوار معرفت و حقیقت، کاشف حقائق، ہادی خلائق، قدوۃ السالکین

حضرت مولانا الحاج محمد رکن الدین نقشبندی مجددی چشتی قادری الوری قدس سرہٗ العزیز

(باجازت قبلہ جانشینِ حضرت مصنف ممدوح)

الناشر:

مکتبہ نعمانیہ ○ اقبال روڈ ○ سیالکوٹ

قیمت: ایک روپیہ

عرضِ ناشر

اللہ کریم کا شکر ہے کہ اس نے اپنے حبیبِ مکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صدقہ میں بندہ کو روح الصلوٰۃ کی تصحیح واشاعت کی توفیق بخشی۔ کتاب مذکور قدوۃ السالکین حضرت مولانا شاہ رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے۔ آپ مقبول ترین رسالہ رکنِ دین اور دیگر کئی کتب کے مصنف ہیں۔ عوام وخواص میں حضرت خوب متعارف ہیں لہٰذا تعارف کی ضرورت نہیں۔

مصنف ممدوح کے صاحبزادہ اور جانشینِ حقیقی سیدی وسندی حضرت علامہ مفتی شاہ محمد محمود صاحب الوری دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے کتب خانہ سے بارِ اوّل کا مطبوعہ نسخہ روح الصلوٰۃ بندہ کو عنایت فرمایا کہ اس کی تصحیح کر کے شائع کیا جائے۔ بندہ نے حضرت صاحب مدظلہٗ کو اوّل سے آخر تک سنا کر تصحیح کرائی اور آپ کی اجازت سے مشکل الفاظ وعبارات کو آسان کرنے کے لیے کہیں کہیں متن میں بریکٹ لگا کر ترجمہ لکھ دیا گیا ہے اور آیات واحادیث کے حوالجات اور تشریح طلب مقامات پر مختصر حواشی لکھے گئے ہیں۔ مصنف کے حواشی کے آخر (منہ) درج کر دیا ہے تاکہ اضافہ شدہ حواشی سے امتیاز رہے۔

بہرحال جو کچھ ہوا وہ اللہ تعالیٰ کے کرم اور حضرت صاحب مدظلہٗ العالی کی ذرہ نوازی اور توجہ سے انجام کو پہنچا۔ اور جو کمی اور نقص رہ گیا ہے وہ بندہ کی کوتاہی ہے۔ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے اور اس حقیر کوشش کو قبول فرمائے۔ اور حضرت مصنف کی دیگر کتب بھی شائع کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

محمد اشرف

سیالکوٹ

۱۲ رجب المرجب ۱۳۹۵ھ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

دیباچہ

بے شمار ولامحدود حمد اُس ذات ستودہ صفات کو زیبا ہے جس نے اپنی قدرتِ کاملہ سے ہر شے کے لیے ظاہر اور باطن پیدا کیا جَلَّ جَلَالُہٗ وَعَمَّ نَوَالُہٗ۔ اور بے تعداد اور لامحدود درود اُس کے حبیبِ پاک صاحبِ لولاک کی رُوحِ اَطہر، اَزہر اور اَطیب پر جس کے صدقہ میں اشیاء کے ظاہر اور باطن کی تمیز عطا ہوئی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ اور رحمتِ کاملہ ان کے آل اصحاب ازواج اور آئمہ مجتہدینِ شریعت و طریقت پر جن کے واسطہ سے یہ دولتِ امتیاز ہم تک پہنچی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ۔

بعد ازیں عبدِ ذلیل مسکین محمد رکن الدین[1] حنفی نقشبندی قادری چشتی غَفَرَ اللّٰہُ ذُنُوْبَہٗ اپنے سُنی بھائیوں کی خدمت شریف میں عرض رساں ہے کہ ایک مدت سے بعض احباب کی یہ درخواست تھی کہ جس طرح ظاہر نماز کی درستی رسالہ رکنِ دین سے کی گئی ہے اسی طرح باطن نماز کی درستی بھی ایک مختصر رسالہ سے کر دی جائے تاکہ ظاہر اور باطن کے انضمام (ملنے) سے نماز کی قبولیت کی اُمید بارگاہِ صمدیت سے وابستہ کی جائے۔ فقیر نے اُن کی اس درخواست کو پسند کیا لیکن بوجہ مشغولی دیگر مشاغل رسالہ لکھنے کی توفیق اس وقت تک شاملِ حال نہیں ہوئی تھی فقیر زادہ مقبول ربِ ودود مولوی محمد محمود سلمہ نے جو اسی سال بفضلہٖ تحصیلِ علومِ ظاہری سے فارغ ہوئے ہیں اور اب باطنی

---

[1] آپ کی ولادت باسعادت ۵ ذی الحج ۱۲۲۲ھ میں شہر الور (راجستھان) میں ہوئی فضلاء عصر سے علوم عقلیہ اور نقلیہ کی تحصیل سے غالباً ۱۲۴۵ھ میں سندِ فراغ حاصل کی۔ حضرت صاحب قبلہ مدظلہ اپنے والدِ ماجد قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز سے بیعت ہیں اور دس سالہ ریاضت و مجاہدہ کے بعد انہیں سے ۱۸ شوال المکرم ۱۲۵۵ھ کو سلاسلِ عالیہ نقشبندیہ، قادریہ، چشتیہ میں اجازت و خلافت حاصل ہے ایک عرصہ الور میں قیام فرمایا۔ ہزاروں گنہگار آپ کے دستِ حق پرست پر تائب ہوئے (باقی اگلے صفحہ پر)

Marfat.com

علوم کی تحصیل میں مصروف اور مشغول ہیں۔ اپنے ذوقِ باطن کی بنا پر بنظرِ رفاہِ طالبین تحریرِ رسالہ کی جانب باصرار متوجہ کیا۔ الحمد للہ کہ برخوردار مذکور الصدر زَیَّنَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی بِالعُلُوْمِ البَاقِیَاتِ وَالاَعْمَالِ الصَّالِحَاتِ کی توجہ دلانے سے فقیر مُوَفَّق ہوا۔ لہٰذا چند باتیں بیان کی جاتی ہیں جن سے خطرات اور وساوس نماز کے اندر دُور ہوں اور حضوری و آگاہی پیدا ہو۔ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ چونکہ یہ رسالہ صورتِ نماز کے حق بمنزلہ روح کے ہے اس لیے اس رسالہ کو **رُوحُ الصلوٰۃ** کے نام سے نامزد کیا۔ اور اس کو ایک مقدمہ اور چار فصل پر منقسم کیا۔ اللہ تعالےٰ سے دُعا ہے کہ جس طرح مسلمان اپنی صورتِ نماز کی درستی مسائلِ محررہ رسالہ رکنِ دین مؤلفہ فقیر سے کر رہے ہیں اسی طرح اس رسالہ کے مضامین سے اُس صُورتِ نماز کے اندر رُوح اور جان بھی بخشتے رہیں تاکہ دونوں کے انضمام (ملنے) سے نمازِ کامل ہوکر موجبِ خوشنودی و رضائے ربِّ مجید اور ازدیادِ مراتب عبید ہو۔

ناظرین ہر دو رسالہ سے فقیر بھی مستدعی (طالب) ہے کہ اپنی نماز کے صدقہ میں اس عاجز ضعیف اور خستہ حال کو بھی دُعائے حُسنِ خاتمہ و رضائے مولی الجلیل سے فراموش نہ فرمائیں۔

(بقیہ صفحہ ۳) اور ہزارہا مسلمانوں کو صراطِ مستقیم پر لگایا ۔ ۱۹۴۷ء کے فسادات کے بعد ہجرت فرماکر پاکستان تشریف لے آئے اور حیدرآباد (سندھ) میں مقیم ہوگئے۔ الحمد للہ! آج کل حیدرآباد میں رونق بخش مسندِ ارشاد ہیں۔ آپکے بے شمار مریدین و مُعتقدین پاک و ہند میں پھیلے ہوتے ہیں۔

آپ کی تصانیف میں رسالہ رکنِ دین کا تیسرا حصہ کتاب الصیام قابلِ ذکر ہے جو بڑی محنت و جان کاہی کے بعد تصنیف فرمایا ہے اور اہلِ علم حضرات میں بہت مقبول ہوچکا ہے۔ رسالہ رکنِ دین کا چوتھا حصہ کتاب الحج بھی تصنیف فرمایا جو بہت ضخیم ہے اور عنقریب اشاعت پذیر ہوجائے گا انشاء اللہ تعالیٰ

مُقَدَّمَہ

سوال:۔ عبادات میں جیسی مہتم بالشان نماز ہے ایسی اور کوئی عبادت نہیں اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب:۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نماز جامع جمیع عبادات ہے یعنی جو عبادت کہ فرداً فرداً اسلام میں ہے وہ سب اس کے اندر زیادتی کے ساتھ موجود ہے۔

سوال:۔ یہ کس طرح؟

جواب:۔ یہ اس طرح کہ روزہ جو ایک عبادت مستقل ہے وہ امساکِ ثلاثہ[1] سے مخصوص ہے اور نماز کے اندر علاوہ اس کے اور بھی امساک (روکنا) ہے نہ کسی سے بات کر سکتا ہے نہ کسی طرف دیکھ سکتا ہے اور نہ کسی آتے گئے کی خبر لے سکتا ہے نہ خرید ہے نہ فروخت ہے۔

اسی طرح زکوٰۃ ایک عبادت علیحدہ ہے جس سے صرف چند زندہ فقیروں کو آسودگی پہنچتی ہے اور نماز کے اندر تمام ہی اُمت کو یعنی جب نمازی آخر نماز میں کہتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ یعنی اے الٰہی! تمام مومن مردوں اور عورتوں کی بخشش فرما تو جمیع اُمتِ مرحومہ کے مُردے اور زندے اس سے آسودگی پاتے ہیں[2]۔

حج کے اندر اگر احرام[3] و احلال[4] ہے تو نماز کے اندر تحریم[5] و تحلیل[6] ہے۔ زیادتی یہ کہ وہاں مشہود خانہ کعبہ ہے اور یہاں بے حجابانہ قربِ معبود ہے کَمَا جَاءَ فِی الْحَدِیْثِ

---

[1] یعنی کھانے پینے اور جماع سے اپنے آپ کو روکنا ۱۲

[2] کیوں کہ نماز کے اندر کئی مقامات میں جمع کے صیغہ سے دُعا کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ ان دُعاؤں میں ساری اُمت داخل ہو سکتی ہے دیکھیے: سورۃ فاتحہ میں ہے اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۝ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ اور تشہد میں ہے اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اور نماز کے آخر میں رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ بھی پڑھا جاتا ہے جس میں تمام مومنین شامل ہو جاتے ہیں ۱۲

[3] حج وعمرہ کے لیے احرام باندھنا ۱۲ [4] احرام سے نکلنا ۱۲

[5] تکبیر تحریمہ کہہ کر نماز میں داخل ہونا ۱۲ [6] سلام کہہ کر نماز سے خارج ہونا ۱۲

Marfat.com

الشریف اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ رَفَعَ اللّٰہُ الْحِجَابَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ وَجْہِ الْکَرِیْمِ[2] یعنی تحقیق بندہ جب نماز کی طرف کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اور اپنے درمیان کے پردے اٹھا دیتا ہے۔

جہاد جو ایک عبادت علیحدہ ہے وُہ بھی نماز کے اندر شیطان اور نفس کے ساتھ موجود ہے جو قوت اور مکاید (مکروں) میں سب سے زیادہ ہیں۔ یہی وجہ ہے جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جہاد کو جہادِ اکبر فرمایا تھے۔ اگر جہادِ اصغر سے اللہ تعالیٰ کی زمین کو فساد سے بچانا اور دینِ متین کا پھیلانا مقصود ہے تو جہادِ اکبر سے زمینِ قلب کو جو خاص مطلع نظر جناب باری عزّ اِسمُہٗ ہے۔ شیطان اور نفس کے شر در اور وساوس سے محفوظ رکھ کر اس کے انوار اور تجلیات سے معمور کرنا منظور ہے۔ اُس سے اگر ایک ملک پر قبضہ ہوتا ہے تو اس سے اٹھارہ ہزار عالم پر ؎

رکعتے را کہ ہست از دل و جاں ملک ہژدہ ہزار عالم داں![3]

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

مالکُ الملک است ہر کس سر بنہد بے جہانِ خاک صد مُلکش دہد[4]

علاوہ ازیں تلاوتِ قرآن، تسبیح[5]، تحمید[6]، تہلیل[7] اور درود خوانی وغیرہ سب ہی کچھ نماز

---

[1] احیاء العلوم ص۱۷۶ مطبوعہ مصر (بالفاظ متقاربۃ) ۱۲

[2] رواہ الخطیب فی تاریخہ عن جابر رضی اللہ عنہ۔ (حاشیہ مکتوبات ص۱۹۱) ۱۲

[3] ایک رکعت جو دل و جان سے ادا کی جائے اس کو اٹھارہ ہزار عالم کے برابر جان ۱۲

[4] جو شخص خدا کے آگے سر جھکائے اللہ تعالیٰ اُس کو اس خاکدانِ عالم کے سوا سو جہان کا مالک بناتا ہے ۱۲

[5] سُبْحَانَ اللّٰہِ کہنا ۱۲۔

[6] اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا ۱۲۔

[7] لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنا ۱۲۔

Marfat.com

کے اندر موجود ہے پس بعد ایمان کے نماز بہترین عبادت ہے کہ یہ حسن لذاتہٖ ہے اور خصوصیت سے محلِ تجلیات افعالی وصفاتی و ذاتی بھی یہی ہے۔ اب جب کہ آپ کو نماز کا جامع جمیع عبادات اور مہتم بالشان ہونا بخوبی معلوم ہو گیا تو اس کو کمالِ اہتمام سے ادا کرنا چاہیئے۔

سوال:۔ کمال اہتمام کس کا نام ہے؟

جواب:۔ اس کا نام ہے کہ اول نماز کو مسائل ظاہری[1] سے آراستہ کرے پھر حضوری اور آگاہی باطنی سے۔

سوال:۔ حضوری کس کو کہتے ہیں؟

جواب:۔ حضوری اس آگاہی کا نام ہے جو مسلمان کے دل میں اپنے رب کی جانب عظمت اور ہیبت اور محبت وغیرہ کے ساتھ پیدا ہو۔ پس دل کو حق تعالیٰ کے ساتھ راست اور درست رکھنا اور یادِ الٰہی کو کمالِ تعظیم اور ہیبت اور محبت کے ساتھ تازہ کرنا نماز سے مقصود ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ یعنی نماز کو میری یاد کے واسطے قائم رکھ اور یاد رفعِ غفلت کا نام ہے تو اس آیت شریفہ کا یہ مطلب ہوا کہ غفلت دُور کر کے نماز کو ادا کرو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ اِنَّ الرَّجُلَ یُشِیْبُ عَارِضَاہُ وَمَا اَکْمَلَ لِلّٰہِ صَلٰوۃً قَالَ: کَیْفَ ذٰلِکَ؟ قَالَ: لَایُتِمُّ خُشُوْعَھَا وَتَوَاضُعَھَا وَاِقْبَالَہٗ عَلَی اللّٰہِ فِیْھَا یعنی تحقیق مرد اسلام کے اندر بُوڑھا ہو جاتا ہے اور نماز کو اللہ کے واسطے کامل نہیں کرتا ہے۔ عرض کیا یہ کیونکر؟ فرمایا کہ وُہ خشوع اور تواضع اور اقبال علی اللہ (اللہ کی طرف توجہ) کو نماز کے اندر پُورا نہیں کرتا ہے۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مِنْکُمْ مَنْ

---

[1] نماز کے ظاہری مسائل کے لیے مصنف علیہ الرحمۃ کا رسالہ رُکنِ دین ضرور پڑھیئے کیونکہ یہ رسالہ سوال وجواب کے طرز پر بڑا آسان اور مستند ہے اور پاک وہند میں ہر جگہ ملتا ہے۔

يُصَلِّي الصَّلٰوةَ كَامِلَةً وَمِنْكُمْ مَنْ يُّصَلِّي النِّصْفَ وَالثُّلُثَ وَالرُّبُعَ وَالْخُمُسَ حَتّٰى يَبْلُغَ الْعُشُرَ[1] یعنی تم میں سے بعض وہ ہے کہ نماز کو کامل طور سے ادا کرتا ہے اور بعض وہ ہے جو آدھی پڑھتا ہے اور بعض تہائی اور بعض چوتھائی اور بعض پانچواں حصہ یہاں تک کہ دسویں حصہ کو پہنچتا ہے۔ اس حدیث شریف سے بھی یہی ثابت ہوا کہ بقدر حضورِ قلب نمازی کو نماز کا حصہ ملتا ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ایسی دو رکعت پڑھے گا جس میں دنیاوی وساوس (وسوسے اور خطرات خیالات) حائل نہ ہوں تو خدائے تعالیٰ اس کے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف فرمائے گا[2] اور ایک روایت میں ہے کہ جو کچھ بھی وہ اللہ تعالیٰ سے طلب کرے گا عطا فرمائے گا۔

سوال:- اب وہ باتیں بتلائی جائیں جن سے وساوس اور خطرات دور ہوں اور حضوری حاصل ہو اور عمدہ عمدہ خیالات کے ساتھ نماز کے اندر لطف اور کیف پیدا ہو۔

جواب:- بھائی! نمازی چار قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک عوام۔ دوسرے خواص۔ تیسرے اخص الخواص چوتھے مقربین۔ پھر ہر ایک کی نماز کا کیف اور لطف علیحدہ علیحدہ ہے۔

---

[1] در منثور جلد خامس ص۶۷۔ مسند امام احمد جلد ثالث ص۴۲۷ - ۱۲
[2] رواہ احمد عن زید بن خالد۔ مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ احیاء العلوم جلد اول ص۱۵۶ - ۱۲

Marfat.com

فصل اوّل۔ عوام کی نماز کے بیان میں

سوال: عوام کے لیے حضوری پیدا کرنے کی باتیں بتلا دی جائیں کہ یہی لوگ بوجہ گرفتاری حُبّ دُنیا خواطر اور وساوس یعنی واہی تباہی خیالات میں بہت زیادہ مُبتلا رہتے ہیں؟

جواب:۔ یہ تو آپ کو معلوم ہو ہی چکا ہے کہ نماز جامع جمیع عبادات ہے اور اس میں جہاد بھی موجود ہے تو عوام کو نماز کے اندر نفس اور شیطان سے جہاد کرنا ہوتا ہے کہ یہی نفس اور شیطان باعثِ وساوس اور خطرات ہیں پس جب ایسا نمازی نماز کا ارادہ کرے تو میدانِ جہاد میں قدم رکھنے سے پہلے اسلامی وردی اور ہتھیار کی خُوب غور سے سنبھال کرے۔

سوال:۔ اسلامی وردی کیا ہے؟

جواب:۔ سارے سر پہ بالوں کا کان کی لو یا کندھے تک ہونا یا سارے سر کا مُنڈا ہوا یا کُترا ہوا ہونا (ببری وغیرہ ہرگز نہ ہوں) چہرے پر ڈاڑھی کا ایک مُشت ہونا جیسا کہ اشعۃ اللمعات میں ہے وگذاشتنِ آں بقدرِ قبضہ واجب است[۱] ٹخنہ سے پاجامہ یا تہبند کا اُونچا ہونا، ایسے کپڑوں کا ہونا جو ریشمی، کسومی اور زعفرانی نہ ہوں[۲]۔ عورتوں کے پاس ایسے کپڑوں کا ہونا جن سے ان کا بدن یا سر کے بال دکھلائی نہ دیں۔ اگر یہ وردی شرعی اسلامی نہ ہوئی تو معرکہ میں دُشمن کے دست بُرد سے بچنا دُشوار ہے۔ کیونکہ یہ تو پہلے ہی سے مخالفانہ وردی پہن کر شیطانی گروہ میں داخل ہو کر خاسر (گھاٹا پانے والا) ہو رہا ہے جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہے۔ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّیْطٰنِ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ۔ یعنی خبردار ہو جاؤ بلاشبہ شیطانی گروہ (خلافِ شرع صُورت بنانے والے) ٹوٹا پانے والے ہیں۔ (پ۲۸ رکوع ۳)

مقررہ وردی سے خاص توجہ اللہ تعالیٰ کی اس کے جانب ہوتی ہے جو موجب اعانت

---

[۱] ایک مُٹھی برابر ڈاڑھی رکھنا واجب ہے ۱۲ [۲] یہ حکم مردوں کے لیے ہے ۱۲

Marfat.com

وتغلیب ہے جیسا کہ ارشاد ہے فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ (پ ۶ رکوع ۱۲)
یعنی پس تحقیق اللہ والے (ڈاڑھی رکھنے والے وغیرہ) غلبہ پانے والے ہیں۔ اس تبادرِ وردی
کو معمولی بات نہ جانئے۔ اول یہی بات ہے جو قہر یا مہر کا سبب ہوتی ہے اور اقبال
(توجہ) یا اعراض (روگردانی) کا باعث۔

سوال:۔ وردی تو معلوم ہو گئی اب ہتھیار سے بھی آگاہ فرما دیا جائے کہ وہ کیا ہے ؟

جواب:۔ مومن کا ہتھیار وضو ہے جیسا کہ حدیث میں ہے اَلْوُضُوْءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ۔
اہلِ کشف فرماتے ہیں کہ جس قدر وضو اچھا ہوتا ہے اُسی قدر اُس کی نماز اچھی ہوتی ہے۔

سوال:۔ اب جبکہ اسلامی وردی اور ہتھیار سے آراستگی و پیراستگی ہو گئی تو پھر کیا کرے ؟

جواب:۔ ساری نماز کو ایک میدانِ جہاد تصور کرے اور اپنے آپ کو مجاہد اور شیطان اور نفس
کو مقابل۔ اور اپنے مالک اللہ تعالیٰ کو اس جہاد کا دیکھنے والا۔ پس ان خیالات کے
ساتھ تکبیر کہتا ہوا نماز میں داخل ہو جاتے اور اسی خیال میں مصروف رہے کہ میرا مالک
میرا آقا اس وقت خاص نظر سے مجھے ملاحظہ فرما رہا ہے اور یہ تعلیم اس فرمانِ نبوی
کے مطابق ہے فَاِنَّهٗ يَرَاكَ[1] یعنی تحقیق وہ تجھ کو دیکھ رہا ہے اگر کوئی خطرہ مزاحم اس
خیال کا پیدا ہو تو فوراً اس کو قطع کر کے پھر اسی خیال میں مصروف ہو جائے انشاء اللہ
تعالیٰ اس خیال سے خطرات و وساوس منقطع ہو جائیں گے۔ اور فی الجملہ نماز درست
ہو کر باکیف ہو جائے گی اور یہ نمازی مستحق ثوابِ المضاعف کا (یعنی دُگنے ثواب کا مستحق)
ہو جائے گا۔

نزہۃ المجالس میں لکھا ہے کہ جب نماز کا حکم نازل ہوا تو ابلیس لعین نے ایک دردناک
چیخ ماری اس کی اس چیخ پر اس کا سارا لشکر اس کے پاس جمع ہو گیا۔ اس نے نماز کے
نازل ہونے کی خبر سنائی۔ شیاطین بولے پھر اس میں کیا حیلہ کرنا چاہیئے؟ اس نے کہا،
جہاں تک بن پڑے لوگوں کو نماز کے اوقات سے روکو اور کسی ایسے دھندے

---

[1] رواہ مسلم عن عمر بن الخطاب۔ مشکوٰۃ کتاب الایمان ۔۱۲

میں مصروف کردو جس سے ان کو اس وقت اُکسنے تک کی مہلت نہ ملے کیونکہ رحمت الٰہی نماز کے اوّل وقت میں نازل ہوتی ہے۔ شیاطین بولے بھلا اگر ہم اس بات پر قابو نہ پائیں تو کیا کریں؟ ابلیس نے جواب دیا کہ جب بنی آدم سے کوئی شخص نماز پڑھنے کھڑا ہو تو تم میں سے چار شخص اس کے ارد گرد کھڑے ہو جائیں۔ دائیں جانب والا کہے کہ ذرا داہنی طرف دیکھ لے۔ بائیں جانب والا اپنی طرف متوجہ کرے اسی طرح اوپر والا اور نیچے والا اپنی اپنی طرف رغبت دلائے اور جلدی جلدی نماز ادا کرنے کا وسوسہ دل میں ڈالے اس پر بھی اُس نے تمہاری طرف خیال نہ کیا اور برابر نماز میں مشغول رہا تو اس کی ایک نماز کا ثواب چار سو نماز کے برابر لکھا جائے گا۔ بس اب مجاہد بعد کامیابی اپنے رب سے اپنے سارے گناہ بخشوا کر سلام رخصتی کے ساتھ رخصت ہو جائے۔

سوال:۔ اس مجاہد کے لیے اجمالی بات تو خوب بتلا دی گئی۔ اگر ہر ایک رُکن نماز کی تفصیلی باتیں بھی اور بتلا دی جائیں تو اور زیادہ اچھا ہے تاکہ ہر ایک موقعہ پر دست بُرد دُشمن سے محفوظ رہے؟

جواب:۔ یہ نمازی اوّل اللہ کے واسطے خالص نیت کر کے جب کانوں پر ہاتھ لگائے تو یہ خیال کرے کہ اس وقت تک شیطان لعین اور نفسِ شریر کے بہکانے سے جو میں مبتلائے گناہ رہا ہوں۔ ان سب سے دست بردار ہوتا ہوں۔ گویا توبہ کی صُورت تاکیدی کانوں پر ہاتھ رکھنے سے ظاہر کرتا ہوں حدیث شریف میں وارد ہے اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ[1] یعنی توبہ کرنے والا گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں تو اس خیال سے شروع نماز میں گناہوں سے طہارت حاصل کر کے اس کی کبریائی بیان کرتا ہوا معرکہ میں داخل ہو جائے۔

سوال:۔ قیام کے وقت کیا خیال رکھے؟

جواب:۔ اپنے گناہوں سے دست برداری پر طلب استقامت کا خیال رکھے کیونکہ فرمانِ خداوندی ہے فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ[2] استقامت بڑی چیز ہے۔ اولیاء اللہ فرماتے ہیں

---

[1] مشکوٰۃ باب الاستغفار فصل ثالث جامع صغیر ص ۱۳۲ اور کنوز الحقائق للمناوی ۱۲۔

[2] تو قائم رہو (اپنے رب کے حکم پر) جیسا تمہیں حکم ہے۔ (پ ۱۲ ع ۱۰) ۱۲

اَلْاِسْتِقَامَۃُ فَوْقَ الْکَرَامَۃِ استقامت کرامت سے بڑھ کر ہے۔

سوال:۔ قرأت کے وقت کیا خیال رکھے؟

جواب:۔ یہ رکھے کہ میرے قرآن شریف پڑھنے کو اللہ تعالیٰ سُن رہا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ سننے والا ہے تو ضرور ہے کہ صحتِ قرآن پر کوشش کرے اور کچھ معانی بھی چھوٹی چھوٹی سورتوں کے یاد کرے۔ ورنہ اس کی بعینہٖ ایسی مثال ہے کہ بادشاہ کے رُوبرو عرضی پیش کرتا ہے اور اس کو خبر نہیں کہ اس کے اندر کیا مضمون ہے۔ جب معنی معلوم ہو جائیں تو آیاتِ ترہیب پر خوف کی کیفیت طاری کرے اور آیاتِ ترغیب پر خوش ہو اور اپنے کو اُمیدوار بنائے اور احکامات کی آیات پر سرِ تسلیم خم کرے جس کا پُورا ثبوت صورۃً رکوع میں دیا جاتا ہے۔ غرض ہر ایک آیت کے معنی سے لُطف اور ذوق حاصل کرے اور یہ خیال کرے کہ میں کسی کے سامنے کھڑا ہو مناجات کر رہا ہوں۔ یہی خیال اُس کو کسی دُوسری جانب ملتفت نہ ہونے دے گا۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے لَوْ عَلِمَ الْمُصَلِّیْ مَعَ مَنْ یُنَاجِیْ مَا الْتَفَتَ[1] یعنی اگر نمازی یہ جان لے کہ کس کے ساتھ مناجات کرتا ہے تو وُہ دُوسری جانب التفات نہیں کریگا۔

سوال:۔ رکوع کے وقت کیا خیال ہونا چاہیئے؟

جواب:۔ اُس کی عظمت کا خیال رکھے جس کی وجہ سے اس کی کمر خمیدہ ہو گئی ہے۔

سوال:۔ سجدے کے وقت کیا خیال رکھے؟

جواب:۔ اپنی ذلت اور خواری اور اُس کی کمال عزت اور جلالت کا خیال رکھے۔

سوال:۔ قعدہ میں کیا خیال رکھے؟

جواب:۔ اپنے اعزاز و اکرام کا۔ یعنی یہ خیال کرے کہ میں وہی غلام نافرمان اور مجاہد سرگشتہ و حیران ہوں کہ جس کو بعد ظفریابی و کامیابی اتمام نماز کی بدولت عموماً اور سجدے کی بدولت خصوصاً اعزاز و اکرام کے ساتھ معزز و مکرم کرکے دربار میں بٹھلا دیا گیا اور سلامتی کے ساتھ رُخصت کیا جاتا ہوں۔ سُبْحَانَ اللہ! سجدہ بھی کیا نعمت ہے جو گناہوں کے کفارہ کا سبب اور

---

[1] مکتوبات ۳۲ از حضرت شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ ص۱۲ مطبوعہ حیدرآباد سندھ ۱۲

Marfat.com

رفع درجات کا باعث ہوتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے فَاِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيْئَةً[1] (رواہ مشکوٰۃ) یعنی تحقیق تو خاص خدا کے لیے سجدہ نہیں کرتا ہے مگر بلند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بسبب اس سجدے کے تیرے لیے درجہ عظیم اور مرتبہ بزرگ اور مٹا دیتا ہے تجھ سے کل خطائیں۔

مسلم شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب پڑھتا ہے بنی آدم سجدے کی آیت قرآن میں سے اور وہ سجدہ کرتا ہے تو شیطان لعین روتا ہوا الگ ہو جاتا ہے اور کہتا ہے کہ ہائے افسوس آدمی کو سجدے کا حکم دیا گیا۔ اس نے سجدہ کیا سو اس کے لیے جنت ہوئی۔ اور مجھ کو سجدے کا حکم دیا گیا میں نے سرتابی کی سو میرے لیے دوزخ ہوئی۔[2]

افسوس ہزار افسوس اُن بعض مسلمانوں پر جنہوں نے اس نعمت عظمیٰ سے بوجہ تغافل و تساہل اور تعیش محرومی حاصل کر رکھی ہے ان کے بارے میں کسی بزرگ کا شعر ہے ؎

شیطاں ہزار مرتبہ بہتر ز بے نماز او سجدہ پیش آدم و ایں پیش حق نکرد[3]

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین فرماتے ہیں کہ ہم کسی فعل کے ترک کو کفر کی طرف عود کرنے کا سبب نہیں جانتے تھے جس قدر کہ نماز کے ترک کو سمجھتے تھے۔ یہ حضرات کیوں نہ خائف ہوتے جبکہ فرمانِ نبوی ہے مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ[4] یعنی جس نے نماز قصداً ترک کی وہ کفر کے قریب پہنچ گیا۔

حدیث شریف میں ہے کہ جو کوئی فرض نماز پر محافظت کرے اس کو قیامت کے دن نور اور حجت اور نجات ہوگی اور جو کوئی محافظت نہ کرے نہ اس کو نور ہوگا نہ برہان نہ نجات۔

---

[1] رواہ مسلم عن معدان بن طلحہ مشکوٰۃ باب السجود۔۱۲

[2] احیاء العلوم جلد اوّل صفحہ ۱۵۱۔۱۲

[3] بے نمازی شیطان سے بھی ہزار مرتبہ بدتر ہے کیونکہ شیطان نے آدم کو سجدہ نہیں کیا اور یہ خود خدا کو سجدہ نہیں کرتا۔۱۲

[4] احیاء العلوم۔ رواہ البزار من حدیث ابی الدرداء باسناد فیہ مقال۔۱۲

Marfat.com

اور وُہ دوزخ میں ہمراہ فرعون اور ہامان اور قارون اور ابی بن خلف کے ہوگا۔ (رواہ احمد و دارمی۔ مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ)

سوال:۔ کیا کوئی ایسا معیار ہے جس سے عوام کو یہ معلوم ہو جائے کہ ہماری نماز مقبول ہے اور ہمارا رب ہم سے راضی ہے۔

جواب:۔ ہاں ہے اور وُہ یہ ہے کہ عام نمازی فحشا اور منکر سے باز رہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ (پ۲۱ ع۱) یعنی بے شک نماز فحشار اور منکر سے نمازی کو روک دیتی ہے۔ اور اگر باوجود ادائیگی نماز فحشار اور منکر سے مجتنب نہ ہوا تو معلوم کرے کہ میری نماز نامقبول ہے۔ اور اس نامقبولیت کی علت خود نماز ہی ہوئی ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ جب نمازی نماز کو ضائع کرتا ہے یعنی اچھا وضو نہیں کرتا اور نماز کے وقت اور اس کے رکوع و سجود کی محافظت نہیں کرتا تو نماز کہتی ہے کہ خدا تعالیٰ تجھ کو ضائع کرے جیسا کہ تو نے مجھ کو ضائع کیا۔ اور وہ ظلمت ہو کر آسمان کے دروازوں پر ٹھہر جاتی ہے اور پھر اس کے مُنہ پر ماردی جاتی ہے[1]۔ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ حضور نے صحابہ سے دریافت فرمایا کہ سب سے زیادہ بڑی چوری کونسی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ اور رسول جاننے والے ہیں۔ فرمایا نماز کے اندر کی چوری۔ عرض کیا کیونکر؟ فرمایا: لَا یُتِمُّ رُکُوْعَھَا وَلَا سُجُوْدَھَا وَلَا خُشُوْعَھَا وَلَا الْقِرَاءَۃَ فِیْھَا یعنی نماز کے اندر رکوع اور سجود اور خشوع اور قرأت کو پورا نہ کرے[2]۔

پس تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ بعد سننے ان وعد اور وعید کے اپنی نمازوں کو ہرگز ہرگز قضا نہ کریں۔ بلکہ اوّل اچھے وضو اور مسائل ظاہری سے نماز کی محافظت کریں۔ پھر ان خیالات سے کہ جو ان کو بتلائے گئے ہیں اپنی باطن نماز کو درست کریں تاکہ ان کا رب ان سے راضی ہو کر ان کو نجات اور ترقی درجات عطا فرمائے۔ اور جو لوگ کہ گروہ خاص میں داخل ہیں ان کے خیالات اور

---

[1] احیاء العلوم ج۱ ص۱۵۱ رواہ الطبرانی والطیالسی والبیہقی بسند ضعیف۔ ۱۲

[2] مکتوب ۶۹ دفتر دوم۔ رواہ احمد و مالک والدارمی۔ ۱۲

Marfat.com

ہوتے ہیں جیسا کہ مولانا فرماتے ہیں ؎

آں خیالاتِ کہ دامِ اولیاست   عکس مہرویاں بستانِ خداست

فصل دوئم خواص کی نماز کے بیان میں

سوال، بلاشبہ جب عوام کی نماز ہی ان خیالات سے جو بیان ہوئے پُرلطف اور باکیف اور موجبِ اجر المضاعف (زیادتی ثواب کا سبب) ہوگئی تو پھر خواص کی نماز خاص خیالات سے عوام کی نماز سے کیوں نہ ممتاز ہوگی۔ اگر براہِ کرم کچھ ان خیالات سے بھی آگاہی بخشی جائے تو ممکن ہے کہ عوام بھی گروہِ خواص میں داخل ہونے کی سعی کریں۔

جواب: گروہِ خواص میں داخل ہونے اور ان کی نماز سے حصّہ حاصل کرنے کے لیے کسی پیر سے بیعت کرے۔ اور اس کی صُحبت میں اخلاص اور محبت سے رہ کر نسبت حاصل کرے لیکن یہ ضرور ہے کہ سچا پیر ہو کہ اس لباس میں مدعی بھی ہوتے ہیں ؎

اے بسا ابلیس کا دم رُوئے ہست   پس بہ ہر دستے نباید داد دست[1]

سوال: اس جگہ یہ بھی بتلا دیجئے کہ سچے پیر کی شناخت کیا ہے؟ تاکہ جھوٹے پیروں کے دامِ تزویر میں نہ آئیں۔

جواب: اوّل تو یہ شناخت ہے کہ اس کے عقائد اہلِ سنت والجماعت کے موافق ہوں کہ جن کی وضاحت ہماری کتاب توضیح العقائد کے اندر ہے۔ دوسرے عبادات و معاملات میں پابند شرع شریف ہو۔ حیلہ طلب نہ ہو۔ تیسرے یہ کہ اس کی صُحبت میں اللہ کی یاد آئے اور دُنیا سے نفرت اور سرد مہری پیدا ہو۔ چوتھے یہ کہ صاحبِ اجازت ہو۔ پانچویں اس کا سلسلہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک مسلسل پہنچتا ہو۔ اوّل سے پانچ میں سے کسی جگہ منقطع نہ ہو اور

---

[1] بہت سے ابلیس آدمی کی شکل میں ہوتے ہیں لہٰذا ہر ایک کے ہاتھ میں ہاتھ نہ دو دیعنی تحقیق کر کے بیعت کیجئے) ۱۲

Marfat.com

ہو جس کے اندر یہ باتیں پائی جائیں وُہ سچا پیر ہے۔

سوال: یہ جو آپ نے فرمایا ہے کہ وُہ صاحبِ اجازت ہو یہ بھی بتلا دیجئے کہ اجازت اس عالم کے اندر ہی بحالتِ بیداری معتبر ہے یا خواب کی حالت کی بھی؟

جواب: خواب کی طرح اجازت ہرگز معتبر نہیں۔ حضرت عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم سرہندی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکتوبات کی جلد اول کے صفحہ ۱۸۴ میں تحریر فرماتے ہیں:

اجازت تعلیم طریقت[1] امر بزرگ است۔ بخواب و واقعہ صُورت نمی بندد تا در بیداری آں اجازت نہ کند اجازت صورت پذیر نیست ؎

چو[2] غلام آفتابم ہمہ ز آفتاب جویم نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم

ایسا ہی حضرت مجدّد الفِ ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی مکتوبات کے دفترِ اول کے مکتوب ۲۰ میں خوابات کی بے اعتباری ایسے معاملات میں مرقوم فرمائی ہے۔ لہٰذا جب تک اس عالم میں کہ جو ہر طرح سے دار التکمیل ہے کسی بزرگِ کامل مکمل صاحبِ اجازت سے اجازتِ اشاعتِ سلسلہ حاصل نہ کرلی ہو ہرگز اس سے مُرید نہ ہو کیونکہ خواب خطا کی جگہ ہے اور شیطان لعین کی تلقی سے غیر محفوظ۔

سوال: جزاک اللہ! خوب کام کی باتیں بتلا دی گئیں۔ اب خواص کی نماز سے بھی آگاہی بخشی جائے۔

جواب: خواص یعنی سالکین طریقت نماز کے اندر اپنی اسی نسبت میں کہ جو سچے پیر سے اخذ کی ہے مستغرق ہو جائیں اور انوار اور تجلیات جو کچھ ان پر ظاہر ہوں ان سے حظ اور کیف حاصل کریں۔ یہ لوگ ظلالی انوار سے نماز کے اندر حصہ وافر حاصل کرتے ہیں۔

سوال: کچھ تفصیل وار ہر ایک موقع کا خیال خاص بھی بتلا دیا جائے تو بہتر ہے تاکہ ہر ایک موقع

---

[1] طریقہ کی تعلیم کی اجازت بہت بڑا کام ہے جو خواب اور واقعہ سے نہیں ہوتا ہے۔ جب تک حالتِ بیداری میں اجازت حاصل نہ کرے۔ اجازت صُورت پذیر نہیں ہے۔ ۱۲ (منہ)

[2] ہم آفتاب کے غلام ہیں سب چیزیں آفتاب سے ہی تلاش کریں گے نہ ہم رات ہیں نہ رات کے پُوجنے والے ہیں کہ جو رات کی باتیں بیان کریں ۱۲ (منہ)

Marfat.com

کا خیال مد نسبت ہو؟

جواب: ایسا نمازی جب نماز میں مشغول ہو تو رفع یدین کے وقت کل تعلقات سے دست برداری اور تکبیر تحریمہ کے وقت اپنے اوپر خواہشاتِ نفسانی کی تحریم (حرام کرنے) کا خیال کرے۔

سوال: قیام کے وقت کیا خیال رکھے؟

جواب: یہ خیال رکھے کہ میں مثلِ شمع کے قائم ہوں یعنی جو ظلمت اور تاریکی کہ مجھ پر خواہشاتِ نفسانی سے طاری تھی۔ ان سب پر تکبیر ذبح ہوتے ہی میری ذات مثلِ شمع کے روشن اور آتشِ عشق میں مشتعل ہو کر عالمِ بالا کی ترقیات کی امید میں ایستادہ ہے۔ جیسا کہ مولانا روم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎

موم[1] و ہیزم چوں فدائے نار شد! ذاتِ ظلمانی ہمہ انوار شد

برامید راہِ بالا کن قیام! ہمچو شمعے پیشِ محراب اے غلام

سوال: قرأت کے وقت کیا خیال رکھے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کو قاری (پڑھنے والا) اور اپنے کو سامع (سننے والا) ہونے کا خیال رکھے۔

سوال: یہ سمجھ میں نہیں آیا کہ اپنے کو سامع اور اللہ تعالیٰ کو قاری کس طرح خیال کرے؟

جواب: قرأت کے وقت اپنے کو شجرِ[2] موسوی کی مانند سمجھے یعنی یہ خیال کرے کہ جو آواز اور الفاظ کہ میرے اندر سے نکلتے ہیں وہ میرے نہیں ہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے ہیں جن کو میری سماعت سُن رہی ہے۔ غرض کلام میں تو اپنے کلام کی نفی کرے۔ اور سماعت میں اپنی سماعت کا اثبات۔ ان دونوں کیفیتوں کا اجتماع ممکن ہے جو خیال کی ورزش سے انشاء اللہ معلوم ہو جائے گا۔

---

[1] موم اور لکڑی جب آگ پر فدا ہو جاتی ہے تو اس کی تاریک ذات سرتاپا انوار سے روشن ہو جاتی ہے بلندیوں کی راہ چلنے کی امید پر قیام کر اے غلام جیسا کہ محراب کے سامنے شمع قائم ہے۔ ۱۲

[2] اس سے مراد وہ درخت ہے جس سے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ کے کلام کی آواز سنائی دیتی تھی۔ ۱۲۔

Marfat.com

سوال: رکوع کے وقت کیا خیال رکھے؟

جواب: یہ خیال رکھے کہ میری قوسی شکل جو رکوع کے وقت جھک کر ہوگئی ہے۔ وُہ مثلِ ہلال (پہلی رات کے چاند) کے عرشی انوار سے متنور ہے۔ کیونکہ عرش برزخ ہے درمیان عالمِ خلق اور عالمِ امر کے اور رکوع برزخ ہے درمیان قیام اور سجدہ کے۔ تو بوجہ مناسبت برزخیت اس مقام پر عرشی انوار سے خوب مستفیض ہونا ہوتا ہے اور اس جگہ استوٰی[1] کے سر سے بھی آگاہی حاصل ہونے کی اُمید قوی رکھے۔ جو بقدرِ استعداد اہل اللہ پر کھلتا ہے۔

سوال: سجدہ کے وقت کیا خیال رکھے؟

جواب: یہ خیال رکھے کہ یہ میری دائرہ کی شکل کہ جو سجدہ کے وقت ہو رہی ہے وُہ ظلالِ اسما کے انوار و آثار سے کامل مستنیر ہو کر مثلِ بدر (چودھویں رات کے چاند) کے بن گئی ہے۔ اور میں اپنے رب کے دونوں قدموں پر سجدہ کر رہا ہوں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔ اَلسَّاجِدُ یَسْجُدُ عَلٰی قَدَمَیِ اللّٰہِ یعنی سجدہ کرنے والا اللہ تعالیٰ کے دونوں قدموں پر سجدہ کرتا ہے۔

سوال: دو قدموں سے کیا مُراد ہے؟

جواب: اس جگہ جلالی اور جمالی ظلالِ اسما سے مُراد ہے۔ اس لیے کہ جس طرح جسم انسان میں اسفل مرتبہ تنزلی قدم کا ہے اسی طرح ظہورات میں اسفل مرتبہ تنزلی ظل کا ہے پس باعتبار تنزل کے اس مقام پر قدم سے مُراد ظلال ہیں۔ اور دو سے صفتِ جلال اور جمال۔ واللہ اعلم بالصواب۔

سوال: قعدہ میں کیا خیال رکھے؟

جواب: ملائکہ کے درجہ پر فائز ہونے کا۔ اور مرتبہ تلوین سے مرتبہ تمکین[2] کے حاصل ہونے کا پھر سلام کے ساتھ اس نمازِ خاص کے برکات سے جن و انس بالخصوص ان ملائکہ کو حصہ دیتا ہوا کہ جو

---

[1] اس میں آیت کریمہ استوٰی علی العرش کی طرف اشارہ ہے۔ ۱۲

[2] صاحبِ احوال کی صفت تلوین ہے اور اہلِ حقائق کی صفت تمکین ہے۔ جب تک آدمی راستہ میں ہوتا ہے صاحبِ تلوین ہے کیونکہ وہ ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہوتا رہتا ہے۔ اور جب منزل پر پہنچ جاتا ہے تو صاحبِ تمکین ہو جاتا ہے۔ ۱۲ (رسالہ قشیریہ)

Marfat.com

اس کے معین القائے خیالات خاص اور الہامات خاص کے نماز کے اندر ہوئے ہیں۔ دربار شاہی سے مرخصت ہوجاتے۔ ایسے خیالات سے خواص اپنی نماز میں لطف اور حظ پیدا کرکے ترقی درجات حاصل کرتے ہیں۔

فصل سوئم۔ اخص الخواص کی نماز کے بیان میں

سوال: سبحان اللہ کیا مزے کی باتیں ہیں۔ جن سے حضرات اولیاء اللہ کی صحبت کا شوق پیدا ہوا اور اس نماز کی ادائیگی کا بھی۔ اگر براہِ کرم حضرات اخص الخواص کی نماز کا بھی کچھ ذکر کردیا جائے تو ممکن ہے کہ کوئی اللہ کا بندہ اس کی تحصیل کی طرف بھی سعی کرے؟

جواب: ان حضرات کی نماز کا کیا بیان کیا جائے۔ یہ حضرات ہر وقت نماز میں ہی رہتے ہیں۔ ھُمْ عَلٰی صَلٰوتِہِمْ دَائِمُوْنَ[1] ۔ ان کی نماز کا بیان ہے۔ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں[2]

پنج وقت آمد نماز اے رہنمون ! عاشقاں خود فی صلٰوۃ دائمون

نے بہ پنج آرام گرد آں خمار ! کہ درآں سرہاست آں پانصد ہزار

یہ حضرات مرتبۂ ظلال سے عروج کرکے اصل سے مستفیض ہوتے ہیں خصوصاً نماز کے ہر رکن کے اندر اسماء الٰہی کی تجلیات سے متجلی ہوکر ترقی پر ترقی حاصل کرتے ہیں۔ اور اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ[3] کے معنی سے اس عروجی مقام پر لطف خاص اُٹھاتے ہیں۔ اور ان پر بڑے بڑے علوم اور معارف کھلتے ہیں۔

سوال: کچھ تفصیلی حالت ان حضرات کی نماز کی بھی بیان فرمادی جائے تو بہتر ہے؟

---

[1] وہ اپنی نماز پر قائم ہیں۔ (پ ۲۹ سورہ معارج) ۱۲

[2] اگرچہ نماز پنجوقت پڑھی جاتی ہے مگر عشاق ہمیشہ نماز ہی میں رہتے ہیں۔۔ جس شخص کو پانچ لاکھ اسرار و تجلیات کا خمار اور نشہ ہو اس کو ان پانچ وقت کی سرگوشی میں کب سکون و راحت مل سکتی ہے۔ ۱۲

[3] نماز مومنوں کی معراج ہے۔ (مکتوب نمبر ۲۶۱ دفتر اول) ۱۲

جواب: یہ لوگ تکبیر سے اپنے وجود پر تکبیر کہہ کر مشاہدۂ تجلیاتِ اسمائی اور صفاتی کے لیے دربارِ پر انوار میں اسی کے جذبے سے منجذب ہو کر حاضر ہوتے ہیں۔ اور اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ[1] کے مصداق ہوتے ہیں۔

سوال: اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ کے کیا معنے ہوتے؟

جواب: یہ معنی ہوتے کہ تو اپنے پروردگار کی ایسی عبادت کر گویا تو اس کو دیکھ رہا ہے۔

سوال: قیام میں ان حضرات پر کون سے اسم کی تجلی منکشف ہوتی ہے؟

جواب: اسم شریف قَيُّوْمُ کی تجلی مکشوف ہوتی ہے کیونکہ جب تکبیر کے وقت اپنے وجود کی ہی نفی کر ڈالی تو اب اپنا قیام بلکہ تمام عالم کا قیام اسی اسم شریف سے دیکھتے ہیں۔

سوال: قرأت کے وقت ان حضرات پر کون سی صفت تجلی ہوتی ہے؟

جواب: صفتِ کلام کی تجلی سے متجلی ہوتے ہیں حقیقتِ قرآنی کھلتی ہے اس کی ثقالت اور گرانی سے سینہ پھٹنے لگتا ہے۔ یہ وہ ثقالت ہے جس کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا[2] اور کیفیت لرزہ و گریہ طاری ہوتی ہے کیوں نہ یہ کیفیت طاری ہو جب کہ پہاڑ دل کے حق میں یہ ارشاد ہوتا ہے۔ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ[3] یہی ثقل اور وزن کلام شریف کا اس نمازی کو مائل بر کوع کر دیتا ہے۔

سوال: رکوع کے وقت کون سے اسم کی تجلی ہوتی ہے؟

جواب: اسم عَظِيْمُ کی۔ اگر اس اسم شریف کی تجلی شانِ ربوبیت لیے ہوئے نہ ہو تو اس اسم شریف کی تجلی اس کے وجود کو پارہ پارہ کر دے یہی وجہ ہے جو تسبیح اس مقام کی سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ مقرر ہوتی ہے۔

سوال: سجدے کے وقت کون سے اسم شریف کی تجلی سے مشرف ہوتے ہیں؟

---

[1] رواہ مسلم عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ کتاب الایمان ۱۲

[2] تحقیق ہم ڈالیں گے تیرے اوپر کلام بھاری (منہ) (پ ۲۹ سورہ مزمل) ۱۲

[3] اگر اس قرآن کو ہم پہاڑوں پر اتار دیتے تو البتہ تو اس کو دیکھتا دبنے والا اور پھٹنے والا اللہ کے ڈر سے (منہ) (پ ۲۸ سورہ

جواب: اسم شریف عَلِیٌّ کی تجلی سے۔ جس سے کمال علو ہمتی ترقیات باطن ہیں اور استعلائے نفسی انقطاع ماسوا اللہ سے پیدا ہو کر اس مقام عالی میں مرتبۂ اطلاق[1] سے مستفیض ہوتے ہیں۔ اور مثل آفتاب کے درخشاں و تاباں ہو جاتے ہیں۔ اگر اس جگہ بھی شانِ ربوبیت شامل نہ ہوتی تو بوجہ کمال علو مرتبت جناب باری عز اسمہٗ نمازی کی استعداد استفاضہ (فائدہ حاصل کرنے) سے محرومی حاصل کرتی۔ یہی وجہ ہے جو اس مقام میں تسبیح سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى مقرر کی گئی ہے۔

سوال: قعدہ کے وقت ان حضرات پر کون سے اسم شریف کی تجلی ہوتی ہے؟

جواب: اسم شریف مَتِیْنٌ کی۔ جس سے کمال متانت و وقار اور استقامت بر شریعت غرا اور تحمل بر بلا اور شدت مع اللہ وغیرہ نصیب ہوتا ہے۔ پھر اسم سَلَامٌ کے اندر فانی باقی ہو کر تمام ہی مخلوقات سفلی اور علوی کو ان کی نماز سے حصہ ہوتا ہے کہ ساری مخلوق ان کی پناہ میں سلامتی سے گزران کرتی ہے[2] جس پر یہ حدیث شریف دال ہے۔ وَبِہٖ[3] یُمْطَرُوْنَ وَبِہٖ یُرْزَقُوْنَ

---

[1] جب انسان سجدہ میں جاتا ہے تو اس کی ہیئت مثل ایک گول دائرہ کے ہو جاتی ہے اس کو اصطلاح صوفیا میں مرتبۂ اطلاق کہتے ہیں کہ اس دائرہ کی نہ کوئی ابتدا ہے اور نہ انتہا ہے۔ تو مصنف علیہ الرحمۃ کا مقصد یہ ہے کہ ایک عارف جب سجدہ میں جاتا ہے تو وہ اس مرتبۂ اطلاق سے مستفیض ہوتا ہے یعنی بالفاظ دیگر وہ سیر فی اللہ کرتا ہے کہ جس کی کوئی انتہا ہی نہیں۔ اور یہ مرتبۂ اطلاق اس وقت حاصل ہوتا ہے جب نفس علائق ماسوا اللہ کی قیدوں سے آزاد ہو جائے اور نفس کا علائق دنیوی سے آزاد ہونا ہی استعلائے نفسی ہے یعنی جس قدر نفس تعلقات دنیوی سے آزاد ہو گا اسی قدر اس کو علو اور بلندی حاصل ہو گی۔ لیکن اب نفس کو تعلقات ماسوا اللہ سے آزاد کرنا (جسکو مصنف نے انقطاع ماسوا اللہ سے تعبیر کیا ہے) یہ ایک نہایت اہم اور مشکل ترین امر ہے۔ اس کے لیے انتہائی بلند ہمتی اور عالی حوصلگی کی ضرورت ہے۔ اور سجدہ میں جب اسم عَلِیٌّ کی تجلی پڑتی ہے تو اس کی وجہ سے اس کو یہ چیز حاصل ہو جاتی ہے اور اس طرح روحانی مراتب میں ترقی ہوتی جاتی ہے۔ واللہ اعلم بمرادہ

نبیرہ مصنف علیہ الرحمۃ ابوالخیر محمد زبیر مدظلہٗ

[2] یعنی ان کی نماز سے دوسروں کو بھی امن و سلامتی کا فیض پہنچتا ہے ۱۲

[3] اس مضمون کی دو حدیثیں مشکوٰۃ کے باب فضل الفقراء میں موجود ہیں ۱۲

Marfat.com

یعنی ان ہی کے صدقہ سے مینہ برسایا جاتا ہے اور انہی کے طفیل سے رزق دیا جاتا ہے الغرض خصوصیت سے ان حضرات کو نماز کے ہر رکن کے اندر اسمار الہٰی متذکرہ بالا کی سیر ہوتی ہے۔ اور ہر ایک کے اندر فنا اور بقا اور عروج و نزول خاص طور سے ہوتا ہے اور وہ علوم اور معارف مکشوف ہوتے ہیں جو نہ کسی کتاب میں دیکھے اور نہ کسی سے سُنے جیسا کہ مولانا رُوم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎

عبرت و بیداری از یزداں طلب　　　　ناز کتاب و ناز مقال و حرف و لب

اس جگہ یہ بھی بیان کر دینا ضروری ہے کہ جس کسی کو کسی رُکن کی حضوری ساری ہی نماز کے اندر رہے۔ اور اس کو دوسرے رُکن کی حضوری مانع حضوری حاصل ہو تو اسی طرف متوجہ رہ کر اپنی ساری ہی نماز کو ختم کر دے۔ دُوسری حضوری کی طرف کہ جو مانع کیفیت حاصلہ ہو متوجہ نہ ہو۔

فصل چہارم۔ مُقرّبین کی نماز کے بیان میں

سوال: حضرات مُقرّبین کی بھی نماز کا کچھ حال بیان فرما دیا جائے تاکہ ترقیٔ ایمان کا باعث ہو؟

جواب: ان حضرات کی نماز کا تو بیان میں لانا ہی محال ہے کیونکہ گروہِ مُقرّبین میں خصوصیت سے حضرات انبیاء علیہم الصلوات والتسلیمات داخل ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے تمام مخلوقات میں سے برگزیدہ کیا اور بتفاوت مراتب تجلّی ذاتی کے مشاہدہ کا اصالۃً حقدار بنایا۔ پھر اس مقام مشاہدہ میں انبیائی گروہ کے اندر سب سے اعلیٰ و اوفق (سب سے زیادہ مناسب) و ارفع (سب سے زیادہ بلند) و الیق (سب سے زیادہ لائق) ہمارے آقائے نامدار نبی الانبیاء روحی فداہ جناب محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا مقام ہے۔ جو خلعتِ محبوبیت سے آراستہ و پیراستہ ہیں۔ پھر باوجود حصول اس مرتبۂ قصویٰ اور مقام اعلیٰ کے آپ دائم الحزن تھے۔ جیسا کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے حُلیہ شریف میں آیا ہے کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَوَاصِلَ الْحُزْنِ دَائِمَ الْفِکْرِ۔

سوال: اس کی کیا وجہ تھی؟

جواب: اس کی وجہ یہ تھی کہ حضور کی قوی استعداد جو لاشریک لہٗ تھی۔ وہ اس عالم میں رؤیت موعودٔ آخرت پر مضطرب تھی۔ اور یہ عالم اس رویت کا محل نہیں۔ لہٰذا یہ بے تابی اور اضطراب باعثِ حُزن و ملال تھا جس پر یہ حدیث شریف دال ہے مَا اُوْذِیَ نَبِیٌّ مِثْلَ مَا اُوْذِیْتُ یعنی کوئی نبی ایسا ایذا نہیں دیا گیا جیسا میں دیا گیا ہوں۔ حالانکہ کوئی ایذاء بظاہر حضور کو ایسی نہیں پہنچی جیسی کہ دیگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو پہنچی تھیں۔ پس یہ وہی ایذائے معنوی ہے۔

لہ ۲ہ مکتوب ہذا دفتر اوّل از امام ربّانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲

جو بیان ہوئی یَا لَیْتَ رَبَّ مُحَمَّدٍ لَمْ یَخْلُقْ مُحَمَّدًا یعنی اے کاش محمد کا رب محمد کو پیدا ہی نہ کرتا۔ اس حدیث کے اندر بھی بوجہ نایافتگی مقصود اُسی قلق اور اضطراب کا بیان ہے جو اُوپر مذکور ہوا جس کو عشاق ہی کچھ جانیں گے مَنْ لَمْ یَذُقْ لَمْ یَعْرِفْ ہاں اگر اس اضطراب اور قلق کو قدرے سکون اور قرار اس عالم میں ہوتا تھا تو فی الجملہ نماز کے اندر ہوتا تھا جیسا کہ اس حدیث شریف سے ظاہر ہے جُعِلَتْ قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ یعنی میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز کے اندر رکھی گئی ہے۔ جب حضور کی آتش شوقِ وصال سینہ کے اندر مشتعل ہوتی تھی تو فریاد کرتے اور فرماتے یَا بِلَالُ اَرِحْنَا بِالصَّلٰوۃِ یعنی اے بلال! ہم کو نماز کے ساتھ آرام پہنچا تاکہ فی الجملہ نماز میں جمال محبوب سے دلِ مضطرب اور جانِ حزیں کو قرار اور آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچے لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ یعنی میرے لیے ایک وقت ہے جس کے اندر کسی فرشتے مقرب کی گنجائش نہیں ہے اور نہ نبی مرسل کی۔ وُہ وقت تسکین بخش بھی خاص کر حضور کو نماز کے اندر ہی ہوتا تھا جیسا کہ محققین نے تحریر فرمایا ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰہ! نماز بھی کیا شئے ہے جس کے اندر عالمِ آخرت کا سا معاملہ رکھا گیا ہے۔

سوال: کیا اس نماز کا حصہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے آپ کی اُمت کو بھی پہنچا ہے؟

جواب: بلاشبہ آپ کے صدقہ اور طفیل میں صحابہ کرام اور اولیائے عظام کو بھی ضمناً و وراثۃً و تبعاً بتفاوتِ مراتب و استعداد پہنچا ہے اور قیامت تک آپ کی اُمت کے اولیاء اللہ کو پہنچے گا۔ اگر یہ حصہ نہ پہنچتا تو عشاق کی زندگی وبال ہو جاتی۔ چنانچہ صحابہ میں جو حصہ حضور کی نماز کا

ؔ

۲؎ جس نے چکھا نہیں اُس نے پہچانا نہیں۔ ۱۲

۳؎ رواہ احمد و النسائی۔ مشکوٰۃ باب فضل الفقراء ۱۲

۴؎ مکتوب ۳۲ از شیخ شرف الدین یحییٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ مکتوب ۲۶۱ از امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲

۵؎ مکتوب ۲۸۵ دفتر اول از امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچا وہ کسی کو نہیں پہنچا۔ جس پر یہ حدیث شریف دال ہے لَا یَنْبَغِیْ لِقَوْمٍ فِیْهِمْ اَبُوْبَکْرٍ اَنْ یَّؤُمَّهُمْ غَیْرُهٗ[1] یعنی جس قوم میں ابوبکر ہوں کسی کو یہ لائق نہیں کہ غیر کو امام بنائے۔ اور اس امر کا ثبوت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخیر وقت میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امام نماز بنا کر کافی طور سے فعلاً بھی دے دیا۔ اور اسی نماز کو حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ نے بھی بروقت بعیت ملحوظ رکھ کر یوں ارشاد فرمایا۔ جس کو ابوالشکور سالمی رحمۃ اللہ علیہ نے تمہید شریف میں تحریر کیا ہے۔ رَضِیْنَا[2] لِاَمْرِ دُنْیَانَا لِمَنْ یَرْضَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَمْرِ دِیْنِنَا حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہٗ کی نماز کی کیفیت سنو۔ آپ کو نماز میں مشاہدہ کے اندر اس قدر استغراق ہوتا تھا کہ اپنی اور دنیا و مافیہا کی خبر نہیں رہتی تھی۔

ایک[3] روز آپ کی ران مبارک میں تیر لگا اور بھال تیر کی ران مبارک کے اندر ٹوٹ گئی۔ آپ نماز میں مشغول ہوئے۔ وہ بھال نکال لی گئی اور آپ کو مطلق خبر نہیں ہوئی۔

پھر ایسا نمازی کیوں نہیں نماز کو ہی علتِ افضلیت حضرت ابوبکر صدیق گردانے رضی اللہ تعالیٰ عنہما سچ ہے۔ ع نمازی را نمازی مے شناسد

الغرض جس گروہ انبیاء میں محبوب رب العلمین مشاہدہ تجلیات ذاتی میں بے ہمتا و یگانہ ہیں اس طرح امم سابقہ و لاحقہ کے اندر جانشینِ اول حضرت صدیق عتیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی باتباع اپنے متبوع اور محبوب کے تجلیاتِ ذاتی کے مشاہدہ میں ضمناً نماز کے اندر ممتاز اور فرد ہیں۔ اور اسی نماز کے سبب سے اَفْضَلُ النَّاسِ بَعْدَ الْاَنْبِیَاءِ[4] کہلانے کے آپ مستحق ہوئے۔

صحابہ میں اکثر ایسے تھے کہ جن کو اپنی نمازوں میں اس قدر بے ہوشی ہو جاتی تھی

---

[1] رواہ الترمذی عن عائشہ رضی اللہ عنہا۔ مشکوٰۃ باب مناقب ابی بکر رضی اللہ عنہ ۱۲۔

[2] ہم راضی ہیں اپنے دنیا کے معاملہ (خلافت) کے لیے اس شخص پر جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے دین کے معاملہ (امامتِ نماز) کے لیے راضی ہیں۔ ۱۲ (تاریخ الخلفاء۔ باب حالات حضرت صدیق رضی اللہ عنہ)

[3] مکتوب ۲۳ صفحہ ۱۲ از حضرت شیخ شرف الدین یحییٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ۔ مطبوعہ حیدرآباد سندھ۔ ۱۲

[4] نبیوں کے بعد تمام انسانوں سے افضل۔ ۱۲

Marfat.com

کہ عرصہ تک ان کو یہ خبر نہیں رہا کرتی تھی کہ ہمارے داہنی طرف کون کھڑا تھا اور بائیں طرف کون۔

حضرت عبداللہ بن واقد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ آپ نماز بحالتِ مغلوبیت پڑھا کرتے تھے۔ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو نماز کے اندر بھڑ نے اٹھارہ جگہ کاٹا اور وُہ اسی طرح نماز ادا کرتے رہے۔ مسلم بن یسار رحمۃ اللہ علیہ مسجد کے ستون کے پاس نماز پڑھ رہے تھے اتفاقاً وہ ستون گر پڑا اور آپ کو بوجہ استغراق مطلق خبر نہ ہوئی۔ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ رمضان شریف میں امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ جس وقت امام نے یہ آیت پڑھی لَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ اِلَیْكَ (پ۱۵ ع ۱۰) حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ بے ہوش ہو گئے۔ لوگوں کو گمان ہوا کہ آپ انتقال کر گئے۔ دیکھا تو چہرہ کا رنگ سُرخ ہے اور ہاتھ پاؤں آپ کے حرکت کے اندر ہیں۔ جس سے گمان ہوا کہ زندہ ہیں۔ ایک روز حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت شریف میں حاضر ہوتے۔ دیکھا کہ ایک شخص بے ہوش پڑا ہے۔ دریافت کیا کہ اس کو کیا ہو گیا ہے؟ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ قرآن شریف کی آیت سُن کر بے ہوش ہو گیا ہے۔ فرمایا اس کے قریب جا کر پھر اسی آیت کی تکرار کرو۔ تکرار کے بعد ہی افاقہ ہو گیا۔

اس حکایت سے تکرار رکعات و تسبیحات کی حکمت ظاہر ہوئی یعنی اگر کسی رکعت کے ارکان کے اندر غفلت رہی تو دوسری رکعات میں حضوری ہو یا اگر حالتِ سُکر (بے ہوشی) پیدا ہوئی تو بعد کی رکعتیں صحو (ہوش) کے ساتھ ہو جائیں۔ یا فنائیت سے بقائیت کی طرف ترقی کرے۔ غرض تبدیلِ حالت کا راز بھی ترقی کے ساتھ تعداد رکعات کے اندر مضمر ہے۔ بہرحال حبیبِ خُدا روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ وطفیل میں ہم کو نماز وُہ نعمتِ عظمٰی عطا ہوئی ہے۔ جو معراج ہے۔ آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ دل کی راحت ہے۔ جس کے اندر قُربت در قُربت ہے۔ صوفیائے کرام علیہم الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں کہ جو حالت نماز کے اندر طاری ہو وُہ خارج نماز سے بہتر ہے۔

Marfat.com

پس مسلمانوں پر واجب اور لازم ہے کہ اس نعمتِ عظمیٰ کا بخوبی حق ادا کریں۔ اور جو حالت ان خیالات مذکورۃ الصدر سے نماز کے اندر پیدا ہو اس کو حسبِ فرمودہ بزرگانِ دین نہایت معتبر سمجھ کر اپنے رب کا تہہِ دل سے شکریہ ادا کریں۔

پس اسی قدر پر اکتفا کر کے فقیر اس رسالہ کو ختم کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ اے اللہ العالمین! اپنے مقربین انبیا۔ اور اولیا کے صدقہ میں اور ان کی نمازوں کے طفیل میں مؤلفِ رسالہ اور اس کے عمل کرنے والوں کو ان کی نماز سے حصہ عطا فرما کر انہیں ان کے گروہ میں محشور فرما۔

آمین ثم آمین وَ اٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

Marfat.com

مشائخ نقشبندیہ مجددیہ کا بے مثال تذکرہ

حضرات القدس

- کتاب مذکور کے مصنف خواجہ بدر الدین سرہندی علیہ الرحمۃ امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے اجل خلفار میں سے ہیں۔ آپ نے حضرت امام ربانی کی خدمت میں سترہ سال رہ کر تعلیم و تربیت حاصل کی۔ اپنے زمانہ کے ممتاز علمار اور مصنفین میں آپ کا شمار ہوتا ہے
- اس کتاب میں مصنف علیہ الرحمۃ نے خلفار اربعہ (حضرت صدیق، فاروق، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم) سے لے کر امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی اولادِ امجاد اور آپ کے خلفار تک سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے تمام اولیائے کرام کے مفصل حالات نہایت تحقیق سے قلمبند فرمائے ہیں۔
- مشائخ نقشبندیہ مجددیہ کے حالات پر آج تک جو کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں یہ کتاب بڑی جامع اور مستند ہونے کی وجہ سے سب سے بلند درجہ رکھتی ہے اس لیے اس کا ترجمہ آسان اردو میں کرایا گیا ہے تاکہ ہر اردو خواں اس سے بخوبی فائدہ اٹھا سکے۔
- اولیائے نقشبندیہ مجددیہ کے حالات، کرامات اور ارشادات سے روحانی فیض حاصل کرنے کے لیے اس کتاب کا مطالعہ ضرور کیجئے۔

عنقریب منظرِ عام پر آرہی ہے۔

مکتبہ نعمانیہ۔ اقبال روڈ سیالکوٹ

دو تحفے

اہل دل حضرات کے لیے

امام ابوحنیفہ کی ایک نادر یادگار

جامع شریعت و طریقت مولانا محمد اعظم (رحمۃ اللہ علیہ)
کے حقیقت نگار قلم سے

شرح قصیدہ
امام اعظم رح

- بارگاہِ رسالت میں عقیدت و محبت کا گلدستہ
- عربی اشعار کا اُردو نظم اور نثر میں بہترین ترجمہ
- قرآن و سنت اور علماء دین کے ارشادات سے مدلل شرح
- ہر حنفی کیلئے لاجواب دستاویز اور قیمتی ذخیرہ ہے

کاغذ: اعلےٰ سفید ○ طباعت: آفسیٹ
سائز: ۲۰×۳۰/۱۶ ○ قیمت: دو روپے پچاس پیسے

اہل ذوق حضرات کے لیے

ایک نادر تحفہ

قائد تحریک ختم نبوت علامہ ابوالحسنات محمد احمد قادری
کے عشق مصطفےٰ میں ڈوبے ہوئے قلم سے

شرح
قصیدہ بردہ

- اُردو زبان میں سب سے جامع اور مفید شرح۔
- قرآن و حدیث اور امام خرپوتی کی تحقیقات سے لبریز۔
- قصیدہ مبارکہ کے ہر لفظ کا آسان حل لغات۔
- برمحل مستند واقعات اور موزوں اشعار
- انداز بیان نہایت شگفتہ اور عمدہ

کتابت و طباعت: آفسیٹ ○ صفحات: چار سو
کاغذ: اعلےٰ ○ قیمت: پندرہ روپے
جلد مضبوط ڈائی دار

مکتبہ نعمانیہ اقبال روڈ سیالکوٹ

Marfat.com

توضیح العقائد

یعنی رکنِ دین حصّہ دوم

اس پُرفتن زمانہ میں بہت سی دُشمنِ دین جماعتیں سادہ لوح مسلمانوں کی دولتِ ایمان کو برباد کر رہے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ عوام اہلِ اسلام کو ان فتنوں سے بچانے کے لیے ان کی راہنمائی کی جائے۔ اس ضرورت کے پیشِ نظر حضرت مولانا شاہ رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ نے ایک جامع کتاب سوال و جواب کے طرز پر بڑے آسان پیرایہ میں تصنیف فرمائی ہے جس میں اسلامی عقائد ایسے عمدہ طریقہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ اپنے عقائد کی حفاظت اور علمِ کلام کے مشکل ترین مسائل کو سمجھنے میں بڑی آسانی ہوگئی ہے۔

برادرانِ اسلام کے لیے لازم ہے کہ ستارۂ ہدایت کا مطالعہ رکھیں انشاءاللہ تعالیٰ آپ کا ایمان محفوظ رہے گا اور اعمال بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہوں گے۔ (زیرِ طبع)

رکنِ دین حصہ سوم (کتاب الصیام)

اس میں تمام سال کے ہر قسم کے فرضی اور نفلی روزوں کے فضائل و مسائل پوری تحقیق سے مفصل بیان کیے گئے ہیں۔ یہ حصہ بھی سوال و جواب کے طرز پر جانشین حضرت شاہ رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ کی محققانہ تصنیف ہے۔

اس کتاب کا مطالعہ

کرنے کے بعد آپ کو یقین آجائے گا کہ روزہ سے متعلق اتنے وسیع معلومات کسی کتاب میں یکجا نہیں ملیں گے۔

علماء اور عوام سب کے لیے اس کا مطالعہ بہت ضروری ہے۔

ملنے کا پتہ: **مکتبہ نعمانیہ اقبال روڈ سیالکوٹ**

Marfat.com

رکن دین حصّہ پنجم

کتاب الزّکوٰۃ

مرتبہ: مسند نشین شاہ محمد رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ

حضرت علامہ مفتی محمد محمود صاحب الوری دامت برکاتہم العالیہ

ہر مسلمان کا عقیدہ ہے کہ

زکوٰۃ ـــ اسلام کا ایک بنیادی ستون اور اہم فریضہ ہے۔

زکوٰۃ ـــ اسلام کے معاشی نظام کی بے حد اہم کڑی ہے۔

زکوٰۃ ـــ مسلمانوں کی تنگ دستی اور فقر و فاقہ دُور کرنے کا مجرب نسخہ ہے۔

لیکن

اس کے باوجود اکثر مسلمان زکوٰۃ کے مسائل سے ناواقف ہیں۔

کتاب الزکوٰۃ۔ میں اسی اہم فرض سے متعلق روزمرہ پیش آنے والے مسائل ضخیم اور مستند فقہی کتب سے منتخب کرکے جمع کیے گئے ہیں۔

کتاب الزکوٰۃ۔ ہر صاحب نصاب اور پڑھے لکھے مسلمان گھرانے کی ناگزیر ضرورت ہے۔

چند اہم عنوانات

○ فرضیت زکوٰۃ۔ ○ آداب زکوٰۃ۔ ○ گم شدہ مال کی زکوٰۃ۔ ○ مال تجارت کا نصاب ○ سونے چاندی اور نقدی کا نصاب۔ ○ جانوروں کی زکوٰۃ۔ ○ جانوروں کا نصاب۔ ○ کان اور دفینہ کی زکوٰۃ۔ ○ عشر کا بیان ○ مصارف زکوٰۃ ○ کن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔ وغیرہ

(زیر طبع)

مکتبہ نعمانیہ۔ اقبال روڈ۔ سیالکوٹ

حاجیوں کے لیے لاجواب تحفہ

کتاب الحج

یعنی

رکن دین حصّہ چہارم

سیّد السالکین سند المحققین مسند نشین شاہ رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ

حضرت علّامہ مفتی محمّد محمود صاحب الوری دامت برکاتہم العالیہ کے قلم سے

- حج و عمرہ کے فرائض، واجبات، سنن و مستحبات، مفسدات و مکروہات اور آداب و شرائط کا علٰحدہ علٰحدہ مفصل اور مدلّل بیان۔
- حج و عمرہ اور زیارتِ مدینہ منورہ کی سوال و جواب کے طرز پر مکمل ترکیب۔
- حج و عمرہ ادا کرنے والے اور زائرینِ مدینہ منورہ کے لیے بہترین راہنما۔

مختصر یہ کہ

حج و عمرہ اور زیارت سے متعلق ہر ضروری مسئلہ اور آداب اس کتاب میں آپ دیکھ سکتے ہیں۔

اگر

آپ کے پاس یہ کتاب ہوگی تو حج و عمرہ کے لیے آپ کو کسی اور کتاب کی ضرورت نہیں۔

(عنقریب شائع ہو رہی ہے)

پانچ روپے پیشگی بھیجنے والے حضرات کو خصوصی رعایت اور ڈاک خرچ معاف

ملنے کا پتہ:۔ **مکتبہ نعمانیہ۔ اقبال روڈ۔ سیالکوٹ**